مطالعہ پاکستان (لازمی)	جماعت دہم	پرچہ II: (انشائیہ طرز)
وقت: 1.45 گھنٹے	ماڈل پیپر 6	کل نمبر: 40

(حصہ اوّل)

2- کوئی سے چھے (6) سوالات کے مختصر جوابات لکھیے: (12)

(i) مشرقی پاکستان کی علیحدگی کے بعد جنرل یحییٰ خان نے کب اور کس کو اقتدار منتقل کیا؟

جواب: مشرقی پاکستان کی علیحدگی کے بعد جنرل یحییٰ خان نے 20 دسمبر 1971ء کو پاکستان پیپلز پارٹی کے چیئر مین ذوالفقار علی بھٹو کو اقتدار منتقل کر دیا' اس طرح ذوالفقار علی بھٹو کے دورِ حکومت کا آغاز ہوا۔

(ii) ذوالفقار علی بھٹو کا مختلف قومی اداروں کو تحویل میں لینے کا مقصد کیا تھا؟

جواب: اس حکمتِ عملی کا مقصد ملک کے مالیاتی معاملات پر کنٹرول حاصل کر کے اس کے فوائد عام آدمی تک پہنچانا تھا۔

(iii) 1977ء کے انتخابات کے بعد احتجاجی تحریک کیوں شروع کر دی گئی؟

جواب: ان انتخابات میں پاکستان پیپلز پارٹی کو کامیابی حاصل ہوئی' مگر پاکستان قومی اتحاد نے پاکستان پیپلز پارٹی پر دھاندلی کا الزام لگا کر احتجاجی تحریک شروع کر دی۔

(iv) جنرل ضیاء الحق کی صنعتی اِصلاحات کے بارے میں لکھیے۔

جواب: جنرل محمد ضیاء الحق نے ذوالفقار علی بھٹو کی پالیسیاں ترک کر دیں اور بہت سی صنعتیں اُن کے مالکان کو واپس کر دیں۔ ان میں کاٹن فیکٹریاں' چاول اور آٹے کی مِلیں وغیرہ نمایاں تھیں۔ سرمایہ کاروں کو تحفظ فراہم کیا گیا۔ بڑی صنعتیں زیادہ تر پرائیویٹ شعبے میں لگائی گئیں۔ ملکی برآمدات میں اضافہ ہوا۔

(v) بے نظیر بھٹو کی تین معاشرتی اِصلاحات لکھیے۔

جواب: بے نظیر بھٹو کی تین معاشرتی اِصلاحات درجِ ذیل ہیں:

1- لوگوں کا معیارِ زندگی بہتر بنانے اور ملک کی ترقی اور سماجی بہبود کے لیے بے نظیر بھٹو کی حکومت نے پیپلز ورکس پروگرام شروع کیا۔

2- خواتین کے لیے سماجی پالیسیاں بنائیں۔

3- خواتین کی سہولت کے لیے وومن پولیس سٹیشن اور فرسٹ وومن بینک قائم کیے گئے۔

(vi) اقتصادی تعاون کی تنظیم کے بنیادی اراکین کے نام لکھیے۔

جواب: پاکستان، ایران اور ترکی اقتصادی تعاون کی تنظیم کے بنیادی اراکین ہیں۔

(vii) پاکستان اور بھارت کے درمیان پہلی جنگ کب لڑی گئی؟

جواب: پاکستان اور بھارت کے درمیان پہلی جنگ 1948ء میں لڑی گئی۔

(viii) افغانستان پر روسی حملے کے وقت پاکستان نے کس طرح افغانستان کا ساتھ دیا؟

جواب: افغانستان پر روسی حملے کے وقت پاکستان نے افغان عوام کا ساتھ دیا۔ افغانستان سے لاکھوں افغان مہاجرین نے پاکستان کا رُخ کیا۔ پاکستان نے خالص انسانی بنیادوں پر انھیں پناہ دی اور امدادِ باہمی کا عملی نمونہ پیش کیا۔ پاکستان نے روسی جارحیت کی کھُل کر مذمت کی اور افغانستان کے آزاد اسلامی تشخص کی بحالی کے لیے ہر ممکنہ کوششیں کیں۔

(ix) ڈیورنڈ لائن سے کیا مراد ہے؟ اس کے بارے میں مختصراً بیان کیجیے۔

جواب: نومبر 1893ء میں دونوں حکومتوں (وائسرائے ہند اور والیِ افغانستان) کے مابین 100 سال کے لیے ایک معاہدہ طے پایا، جس کے نتیجے میں سرحد کا تعین کر دیا گیا، جو ڈیورنڈ لائن کہلاتی ہے اور اس کی لمبائی تقریباً 2,611 کلومیٹر ہے۔ قیامِ پاکستان کے بعد پاکستان کی حکومت نے یہ معاہدہ برقرار رکھا، مگر افغانستان اس سے کتراتا رہا ہے، جس کی وجہ سے دونوں

ممالک کے تعلقات تناؤ کا شکار ہیں۔ اب بھی پاکستان اور افغانستان کے درمیان سرحد کو "ڈیورنڈ لائن"، ہی کہا جاتا ہے۔

-3 کوئی سے چھے (6) سوالات کے مختصر جوابات لکھیے: (12)

(i) قومی پیداوار میں اضافے سے کیا فوائد حاصل ہوتے ہیں؟

جواب: اگر قومی پیداوار حکومت کے معینہ ہدف کے مطابق بڑھتی رہے تو اس سے حکومت اپنے ترقیاتی منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے میں کافی کامیاب رہتی ہے۔ اندرونِ ملک اشیا و خدمات (Goods and Services) کی فراوانی ہوتی ہے، مہنگائی پر کنٹرول رہتا ہے، سرمائے کی گردش میں تیزی آجاتی ہے، کاروباری سرگرمیوں میں اضافہ ہوجاتا ہے، روزگار کے مواقع بڑھتے ہیں، فی کس آمدنی میں اضافہ ہوتا ہے، جس سے عوام کا معیارِ زندگی بہتر ہوتا ہے۔ اشیا کی پیدائش کا انداز اور معیار تبدیل ہو جاتا ہے۔

(ii) معاشی ترقی کی رفتار کو تیز کرنے کے لیے 1952ء اور 1953ء میں کون سے ادارے قائم کیے گئے؟

جواب: حکومتِ پاکستان نے معاشی ترقی کی رفتار کو تیز کرنے اور درپیش رکاوٹوں کو دُور کرنے کے لیے 1952ء میں منصوبہ بندی اور ترقیاتی بورڈ اور 1953ء میں منصوبہ بندی کمیشن قائم کیا۔

(iii) 1955ء کے پہلے پانچ سالہ منصوبے کے کوئی سے پانچ اہداف تحریر کیجیے۔

جواب: پہلے پانچ سالہ منصوبے کے پانچ اہداف درجِ ذیل ہیں:

-1 صنعتی اور غذائی پیداوار میں بالترتیب 9 اور 7 فی صد سالانہ کی شرح سے اضافہ کرنا۔

-2 قومی اور فی کس آمدنی میں بالترتیب 15 اور 7 فی صد سالانہ کی شرح سے اضافہ کرنا۔

-3 20 لاکھ افراد کے لیے روزگار کی فراہمی کرنا۔

-4 صحت اور تعلیم کی سہولتوں کو بڑھانا۔

5- پرانی سڑکوں کی مرمت اور نئی سڑکوں کی تعمیر کے ساتھ ساتھ ریلوے کی سہولتوں میں اضافہ کرنا۔

(iv) خام قومی پیداوار سے کیا مراد ہے؟

جواب : خام قومی پیداوار (جی۔ڈی۔پی) کسی معیشت میں کسی مخصوص عرصہ کے دوران میں پیدا کی جانے والی اشیاوخدمات کے (مارکیٹ قیمت پر) مجموعہ کو کہتے ہیں۔مخصوص عرصہ سے مراد عام طور پر ایک سال ہوتا ہے۔

(v) کاریز سے کیا مراد ہے؟ اس کے متعلق مختصر نوٹ لکھیے۔

جواب : اس نظام سے دنیا کے لگ بھگ دو درجن ممالک استفادہ کر رہے ہیں، جن میں چین سے لے کر چلی تک بیشتر ممالک شامل ہیں۔پاکستان میں یہ نظام صوبہ بلوچستان میں ہے، جہاں علاقے کی مخصوص جغرافیائی صورتِ حال اور نہری پانی کی شدید کمی کی وجہ سے پانی کو زیرِ زمین نالوں کے ذریعے سے کھیتوں تک پہنچایا جاتا ہے۔ان نالوں کو کاریز کہتے ہیں۔یہ پانی کھیتی باڑی کے علاوہ پینے کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

(vi) پاکستان کے شہری اور دیہی علاقوں میں کتنے لوگ آباد ہیں؟

جواب : پاکستان اکنامک سروے 20-2019ء کے مطابق، پاکستان کے شہری علاقوں میں قریباً 78 ملین افراد آباد ہیں جب کہ باقی 133 ملین دیہی علاقوں میں آباد ہیں۔

(vii) مردم شماری کی تعریف لکھیے۔

جواب : بامقصد منصوبہ بندی کے لیے آبادی کے مختلف پہلوؤں، مثلاً: کل آبادی اور اس کی علاقائی تقسیم، شرحِ افزائش، فی کلومیٹر آبادی، شہری و دیہاتی آبادی کا تناسب، تعلیم و تربیت کا معیار اور لوگوں کے مشہور پیشے وغیرہ کے متعلق جاننا بہت ضروری ہے۔آبادی کے ان کوائف کو جاننے کے عمل کو مردم شماری کہتے ہیں۔مردم شماری ہر دس سال بعد ہوتی ہے۔

(viii) صنفی لحاظ سے تقسیم سے کیا مراد ہے؟

جواب: صنفی لحاظ سے تقسیم سے مراد مرد اور عورت کی بنیاد پر آبادی کی تقسیم ہے۔

(ix) پاکستان کا قومی کھیل کون سا ہے؟ پاکستان کے کھیلوں کے بارے میں مختصراً بیان کیجیے۔

جواب: پاکستان کا قومی کھیل ہاکی ہے۔ پاکستان کی کرکٹ، ہاکی، کبڈی، سکواش، سنوکر اور ٹینس کی ٹیموں کا شمار دنیا کی بہترین ٹیموں میں ہوتا ہے۔ پاکستانی خواتین بھی ملکی اور عالمی سطح پر کھیلوں میں بھرپور حصہ لیتی ہیں۔ ان کھیلوں کے ٹورنامنٹ تحصیل، ضلعی، ڈویژنل، صوبائی اور ملکی سطح پر منعقد کرائے جاتے ہیں۔ گلگت بلتستان اور چترال میں پولو کا کھیل بہت مقبول ہے۔

(حصہ دوم)

نوٹ: کوئی سے دو (2) سوالات کے جوابات لکھیے۔

سوال :4- عام انتخابات 2018ء کے بعد پاکستان تحریک انصاف کی حکومت کی طرف سے کی گئی اصلاحات کو تفصیل سے بیان کیجیے۔ (8)

جواب:

پاکستان تحریکِ انصاف کی حکومت

قومی اسمبلی اور چار صوبائی اسمبلیوں کے اراکین کا انتخاب کرنے کے لیے پاکستان میں عام انتخابات 25 جولائی 2018ء کو منعقد ہوئے۔ ان عام انتخابات میں عمران خان کی جماعت پاکستان تحریکِ انصاف (پی۔ ٹی۔ آئی) نے برتری حاصل کی اور عمران خان پاکستان کے وزیرِاعظم بنے۔ پاکستان تحریکِ انصاف وفاق کے علاوہ خیبر پختونخوا اور پنجاب میں بھی حکومت بنانے میں کامیاب ہوئی۔ اس حکومت نے متعدد اصلاحات کا آغاز کیا۔

1- صنعتی اصلاحات:

توانائی کے مسئلے کی وجہ سے صنعتیں بحران کا شکار تھیں۔ ان کی ترقی کے لیے بجلی، گیس اور تیل کی قیمتوں کو کنٹرول کیا گیا۔ مستقل بنیادوں پر صارفین کو سستی بجلی کی فراہمی کے لیے حکومت

نے بجلی پیدا کرنے والے خودمختار اداروں کے ساتھ بنیادی معاہدے پر نظر ثانی کے لیے مذاکرات کا آغاز کیا۔

2- زرعی اِصلاحات:

کاشت کاروں کو زراعت کی ترقی کے لیے قرضے دیے گئے۔ کھیتوں سے تجارتی منڈیوں تک پختہ سڑکیں تعمیر کی گئیں۔

3- تعلیمی اِصلاحات:

تعلیم کی ترقی کے لیے "ایک قوم ایک نصاب" کے اُصول پر نیا نصاب ترتیب دیا گیا، جس میں پہلے مرحلے میں پہلی جماعت سے پانچویں جماعت تک یکساں نصاب اور کتب مرتب کی گئیں۔ دوسرے مرحلے میں چھٹی سے آٹھویں جماعت تک کا نصاب اور کتب؛ جبکہ تیسرے مرحلے میں نویں سے بارھویں جماعت تک کا نصاب اور کتب شامل ہیں۔ یہ نیا نصاب بچّوں کی جدید تعلیمی ضروریات پوری کرنے کے ساتھ ساتھ کردار سازی، اخلاق سازی اور حب الوطنی کو فروغ دے گا۔ یہ روایتی رٹّا سسٹم کی حوصلہ شکنی کے ساتھ ساتھ طلبہ کے سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیت میں اضافہ کرے گا۔

4- صحت سے متعلق اِصلاحات:

لوگوں کو علاج معالجے کے لیے صحت سہولت پروگرام کے تحت صحت انصاف کارڈ کا اجرا کیا گیا ہے، جس کے تحت غریب اور نادار افراد کو ہسپتالوں میں علاج معالجہ کرانے کی سہولت حاصل ہو گئی ہے۔ اس پروگرام کے تحت لاکھوں خاندان مستفید ہو رہے ہیں۔

5- معاشی اِصلاحات:

پاکستان تحریکِ انصاف کی حکومت نے ملک کے غریب طبقے کی خوش حالی، نوجوانوں کو روزگار مہیا کرنے اور خواتین کو مساوی مواقع فراہم کرنے اور انھیں بااختیار بنانے کے علاوہ ملک کی معیشت کو مضبوط کرنے کے لیے متعدد منصوبوں اور پروگراموں کا آغاز کیا۔ وزیرِ اعظم عمران

خان نے جن منصوبوں اور پروگراموں کا آغاز کیا' ان میں دیامر بھاشا ڈیم کی تعمیر' احساس پروگرام' نوجوان ہنرمند پروگرام' نیا پاکستان ہاؤسنگ پروگرام' پلانٹ فار پاکستان (10 بلین ٹری پروگرام)' احساس سیلانی لنگر' پناہ گاہیں' ڈیجیٹل پاکستان وژن سمیت کئی دیگر منصوبے شامل ہیں۔

6- معاشرتی اِصلاحات:

بڑے شہروں میں شیلٹر ہومز یا پناہ گاہیں قائم کی گئیں' تاکہ غریبوں' ضرورت مندوں اور مسافروں کو رہائش کے ساتھ ساتھ مفت کھانا بھی فراہم کیا جاسکے۔

7- آئینی اِصلاحات:

عمران خان کے دور میں پاکستان کے آئین میں ہونے والی ترمیم:

پچیسویں ترمیم 2018ء:

وفاق کے زیرِ انتظام علاقے فاٹا کو خیبر پختونخوا میں ضم کردیا گیا۔

8- انتظامی اِصلاحات:

چین' ملائیشیا' ترکی' برطانیہ اور متحدہ عرب امارات سمیت کئی ممالک کے شہریوں کو وِیزا آن ارائیول یعنی پاکستان پہنچنے پر ان کو فوراً ویزا دینے کی سہولت فراہم کی۔ پاکستان تحریکِ انصاف کی حکومت نے سیاحت کے شعبے میں بھی خاطر خواہ اقدامات کیے اور اس حوالے سے پاکستان ٹورازم ڈیویلپمنٹ کارپوریشن کے تحت نیشنل کوآرڈی نیشن بورڈ تشکیل دیا گیا' تاکہ ملک میں سیاحت کو فروغ حاصل ہو۔

سوال :5- پاکستان میں تعلیم کے مسائل اوران کے حل کو تفصیل سے بیان کیجیے۔ (8)

جواب :

تعلیمی مسائل اوران کا حل

شعبۂ تعلیم میں پاکستان کو درجِ ذیل مسائل کا سامنا ہے:

1- کم شرح خواندگی:

تازہ اعداد و شمار کے مطابق اس وقت پاکستان میں شرح خواندگی 60 فی صد ہے' جو بیش تر

ترقی پذیر ممالک کے مقابلے میں کم ہے اور حوصلہ افزا نہیں ہے۔ پاکستان آبادی کے لحاظ سے دنیا کا ایک اہم ملک ہے، مگر تعلیمی لحاظ سے بہت پیچھے ہے۔

2- ناقص امتحانی نظام:

ہمارا نظامِ امتحانات انتہائی ناقص ہے۔ امتحان طلبہ کی رٹا لگانے کی صلاحیت کو چیک کرنے کا نام نہیں، بلکہ ان کی ذہنی صلاحیتوں کو جانچنے اور پرکھنے کا نام ہے۔ امتحانات کا نظام ایسا شفاف اور مؤثر ہونا چاہیے، جو حقیقی معنوں میں طلبہ کی ذہنی استعداد اور کارکردگی کو بڑھا سکے۔

3- محدود تعلیمی وسائل:

بد قسمتی سے پاکستان میں تعلیم کو دیگر شعبوں کی نسبت کم اہمیت دی جاتی رہی ہے۔ تعلیم کے لیے مختص بجٹ بہت کم ہے۔ اس میں اضافہ نہایت ضروری ہے، تاکہ تعلیمی اداروں کی تمام ضروریات کو اچھے انداز میں پورا کیا جا سکے۔

4- اساتذہ کی کمی:

پاکستان میں شعبۂ تعلیم اساتذہ کی کمی کا شکار ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ تعلیمی اداروں میں اساتذہ کی تعداد اور استعدادِ کار کو بڑھایا جائے، تاکہ تعلیم کا عمل بہتر طور پر انجام پا سکے۔ اس کے علاوہ اساتذہ کی دورانِ ملازمت جدید تقاضوں کے مطابق ٹریننگ بھی ضروری ہے، تاکہ وہ جدید تدریسی طریقوں سے آگاہ ہو سکیں۔

5- نصاب میں فنی اور تکنیکی مضامین کا فقدان:

ہمارے تعلیمی نصاب میں فنی اور تکنیکی مضامین کی تعلیم نہ ہونے کے برابر ہے۔ اس اہم ضرورت کو پورا کرنے کے لیے تعلیمی نصاب میں انفارمیشن ٹیکنالوجی، زراعت، باغ بانی، الیکٹرونکس، فوٹوگرافی اور ایسے دیگر فنی اور تکنیکی مضامین کو ترقی اور فروغ دیا جائے۔

6- تدریسی ساز و سامان کی کمی:

ہمارے بہت سے سکولوں میں لائبریریاں اور لیبارٹریاں (تجربہ گاہیں) موجود نہیں ہیں

اور جن سکولوں اور کالجوں میں یہ سہولت موجود ہے، وہ بھی معیاری نہیں ہیں۔ اس وجہ سے طلبہ عملی تجربات کرنے سے بھی محروم رہ جاتے ہیں۔ لائبریریاں نہ ہونے کے سبب طلبہ تدریسی کُتب کے علاوہ دیگر کُتب سے استفادہ نہیں کر پاتے۔

7- بنیادی سہولیات کا فقدان:

ہمارے ملک کے اکثر تعلیمی اداروں میں تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ بنیادی سہولتوں سے محروم ہیں۔ پینے کے صاف پانی کی عدم دستیابی، بجلی، ٹرانسپورٹ، سینٹری کا ناقص نظام اور ہاسٹلوں کی کمی، جیسے مسائل موجود ہیں۔ یہ مسائل طلبہ کی تعلیم کی راہ میں بڑی رُکاوٹ ہیں۔

8- ہم نصابی سرگرمیوں کا فقدان:

ہم نصابی سرگرمیاں، جیسا کہ کھیلیں، مباحثے، مشاعرے، تقاریر، مذاکرے اور مطالعاتی دورے وغیرہ، طلبہ کی اخلاقی تربیت اور ان کی شخصیت کی تعمیر میں مددگار ہوتے ہیں۔ ہمارے تعلیمی اداروں میں ایسی ہم نصابی سرگرمیوں کے لیے مناسب سہولتیں موجود نہ ہیں، جس کی وجہ سے کئی باصلاحیت طلبہ زندگی کی دوڑ میں پیچھے رہ جاتے ہیں۔
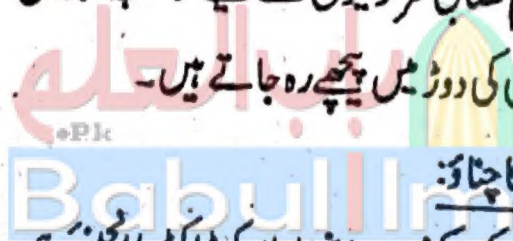
9- غیر موزوں مضامین کا چناؤ:

ہمارے ہاں والدین کی اکثریت اپنی اولاد کو ڈاکٹر یا انجینئر ہی بنانا چاہتی ہے، اس طرح طلبہ کو مجبوراً سائنسی مضامین پڑھنے پڑتے ہیں۔ اس ضمن میں ان کے رجحان اور ذہنی استعداد کا خیال نہیں رکھا جاتا، جس سے ان پر نفسیاتی دباؤ پڑتا ہے۔ اکثر سکولوں اور کالجوں میں بھی اس بات کا اہتمام نہیں ہوتا کہ مضامین کے انتخاب کے سلسلے میں طلبہ کی راہنمائی کی جائے۔ اس ضمن میں اساتذہ کو مضامین کے چناؤ میں طلبہ کی بھرپور رہنمائی کرنی چاہیے۔ والدین کو بھی مضامین کے انتخاب میں اپنے بچوں پر جبر کے بجائے ان کی پسند اور ذہنی صلاحیت کو مدِ نظر رکھنا چاہیے۔ اساتذہ، والدین اور طلبہ باہمی مشاورت سے مضامین کے انتخاب کا فیصلہ کریں۔

سوال 6- نوٹ لکھیے: (4,4)

(الف) اسلامی کانفرنس کی تنظیم (O.I.C) اور پاکستان

(ب) بڑے پیمانے کی صنعتیں

جواب: (الف) اسلامی کانفرنس کی تنظیم (O.I.C) اور پاکستان

1- اسلامی ممالک میں تعاون:

پاکستان نے اسلامی کانفرنس کی تنظیم (O.I.C) کے اجلاسوں میں اسلامی ممالک کے اتحاد، ہم آہنگی اور تعاون کے لیے اہم کردار ادا کیا ہے۔ پاکستان نے ہمیشہ مسلمانوں کے حق میں اُٹھنے والی تحریکوں کا ساتھ دیا ہے اور اپنے موقف پر کھل کر اقوامِ متحدہ میں بات کی ہے۔

2- تنظیم کے قیام میں پاکستان کا کردار:

1969ء میں جب اسرائیلیوں نے مسجدِ اقصیٰ کو آگ لگائی تو دنیا بھر کے مسلمانوں میں غم و غصے کی لہر دوڑ گئی۔ اس کے بعد مسلم ممالک کے نمائندے مراکش کے شہر رباط میں اکٹھے ہوئے۔ اس اجلاس میں پاکستان نے اسلامی کانفرنس کے نام سے ایک مستقل تنظیم کی تشکیل کی تجویز پیش کی، جس کی تمام اسلامی ممالک نے حمایت کی۔ اس طرح 1969ء میں اسلامی کانفرنس کی تنظیم (O.I.C) کا قیام عمل میں آیا۔ اس کا صدر دفتر جدہ (سعودی عرب) میں ہے۔

3- اسلامی سربراہی کانفرنس:

1969ء میں مراکش کے شہر رباط میں اسلامی کانفرنس کی تنظیم کا پہلا اجلاس منعقد ہوا تو پاکستان نے اس کی کارروائی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ دوسری اسلامی سربراہی کانفرنس 1974ء میں لاہور میں منعقد ہوئی۔ اس کانفرنس میں پاکستان نے میزبانی کے فرائض ادا کیے۔

اس کانفرنس کو منعقد کرنے میں ذوالفقار علی بھٹو، شاہ فیصل، معمر قذافی، حافظ الاسد، شیخ زید بن سلطان النہیان اور انور سادات نے مرکزی کردار ادا کیا۔ لاہور کے تاریخی شہر میں 40 اسلامی ممالک

کے نمائندوں کے علاوہ مؤتمر عالمِ اسلامی (World Muslim Congress)،
تحریکِ آزادیٔ فلسطین اور عرب لیگ کے وفود نے شرکت کی۔

4- آزادیٔ فلسطین کے لیے قرارداد:

پاکستان کی حکومت اور عوام نے بڑے جذباتی انداز میں اپنی ذمے داریاں نبھائیں۔ پاکستان نے کانفرنس میں فلسطینی عوام کی آزادی اور خودمختاری کے حق میں قرارداد پیش کی، جسے متفقہ طور پر منظور کرلیا گیا۔

5- مسائل کا حل:

پاکستان نے 1969ء سے تا حال اسلامی کانفرنس کے تمام اجلاسوں میں شرکت کی۔ اسلامی دنیا کے اتحاد اور مسلم ریاستوں کے مسائل کے حل کے لیے پاکستان نے نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔

6- مسلم اُمہ کے اتحاد میں پاکستان کا کردار:

اسلامی کانفرنس کی کامیابی، مسلم اُمہ کے اتحاد کے لیے پاکستان کی خدمات اور اسلامی ممالک سے خصوصی تعلقات کے قیام کے لیے پاکستان کی طرف سے کیے جانے والے اقدامات کا پوری اسلامی برادری اعتراف کرتی ہے۔

(ب) بڑے پیمانے کی صنعتیں

بڑے پیمانے کی پیداواری صنعتوں میں ٹیکسٹائل، ادویات، سیمنٹ، سگریٹ، ائیرکنڈیشنر، بسیں، کاریں، پٹرولیم اور اس سے متعلقہ اشیا پیدا کرنے والی صنعتیں، آٹوموبائل، کیمیائی کھادیں تیار کرنے کی صنعتیں، موبائل فون، اور موٹر سائیکل بنانے کی صنعت، ٹی وی، چینی اور کوکنگ آئل وغیرہ بنانے کی صنعتیں شامل ہیں۔

ٹیکسٹائل ہماری سب سے بڑی صنعت ہے اور ہماری معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت

رکھتی ہے۔ ٹیکسٹائل کا شعبہ مینوفیکچرنگ (اشیا تیار کرنا) کے حصّے کا 46 فی صد فراہم کرنے کے علاوہ 38 فی صد افرادی قوت کو روزگار بھی فراہم کر رہا ہے۔ حکومت کو بڑی صنعت کی طرف خصوصی توجہ دینی چاہیے' کیوں کہ اس میں زراعت کے برعکس کم اتار چڑھاؤ آتے ہیں۔ ماضی میں بجلی اور گیس کی قلت اور کرونا یعنی کووِڈ-19 (COVID-19) کی وجہ سے صنعتوں کو مشکلات کا سامنا رہا ہے؛ لیکن اِس وقت بجلی کی فراہمی میں بہتری کی وجہ سے صنعتوں کی بحالی کا عمل شروع ہو چکا ہے' جو بتدریج اپنی پوری صلاحیت پر چلنے لگیں گی۔ اس عمل سے بے روزگاری میں کمی اور ملکی معاشی ترقّی میں اضافہ ہوگا۔

دفاعی صنعت کی ترقّی ملک کے دفاع کو مضبوط بنانے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ دفاعی صنعت کی ترقّی سے معاشی سرگرمیوں میں تیزی آتی ہے اور ہزاروں افراد کو روزگار کے مواقع ملتے ہیں۔ دفاعی ساز و سامان کی درآمد میں کمی سے زرِ مبادلہ کی بچت ہوتی ہے اور ملک کے زرِ مبادلہ میں اضافہ ہوتا ہے' جس سے اندرونِ ملک ملکی کرنسی کی شرح مبادلہ بہتر ہوتی ہے۔

پاکستان کی دفاعی صنعت بڑی پُرانی اور اہم ہے۔ یہ ملکی ضروریات کے مطابق اسلحہ' گولہ بارود اور دیگر دفاعی سامان تیار کرتی ہے۔ اس میں ہیوی مکینیکل کمپلیکس ٹیکسلا' پاکستان آرڈیننس فیکٹریز واہ کینٹ اور ہیوی انڈسٹریز ٹیکسلا وغیرہ شامل ہیں۔